سوال

ن کا قرآن پڑھنا (21)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نہ عورت قرآن مجید کی تلاوت کر سکتی ہے؟ ہم ایک مدرسہ میں قرآن مجید حفظ کرتی ہیں۔ بعض اہل علم کے بارہ میں ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ جائز کہتے ہیں اور بعض اس سے روکتے ہیں۔ ہمیں صرف قرآن وسنت سے اس مسئلہ کی وضاحت درکار ہے۔ (بعض طلبات، فیصل آباد۔ م۔ ن، بہاولپور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

راء مختلف ہیں۔ امام بخاری، ابن جریر طبری، ابن المنذر، امام مالک، امام شافعی، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ ان سب کے نزدیک حائضہ عورت کا قرآن کی تلاوت میں کوئی مضائقہ نہیں۔ راجح بات بھی یہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ قرآن وسنت میں کوئی صریح اور صحیح دلیل موجود نہیں جس میں حیض والی عورتوں کو

یہ بھی یاد رہے کہ اس بارے میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جو حدیث مروی ہے کہ:

ب شیئا من القرآن)) (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

ث ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش ہے۔ جب یہ شخص حجازیوں سے کوئی روایت بیان کرے تو وہ قابل اعتماد نہیں ہوتی اور یہ روایت حجازیوں سے ہے اور دوسری جابر بن عبداللہ کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تقرأ الحائض ولا النفساء من القرآن شیئا)) (دار قطنی)

یہ حدیث بھی پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ اس کی سند میں محمد بن افضل ہے۔ جسے محدثین نے متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ یہ احادیث گھڑنے کا بھی اس پر الزام ہے۔

یہی حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ اس کی سند میں یحییٰ ابن عبی انیسہ ہے اور یہ کذاب ہے۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں احادیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

"لا یصلحان الاِحتجاج بہما علی ذلک فلا یصار اِلی القول بالتحریم اِلا بدلیل" (نیل الأوطار 1/446)

ن دونوں کے حدیثوں کو حائضہ عورت کیلیئے قرآن مجید کی تلاوت کی ممانعت کی دلیل نہیں بنایا جا سکتا اور بغیر دلیل کے اسے حرام نہیں کہا جا سکتا۔

۔

لا یمس القرآن اِلا طاہرا))

ے سواء کوئی نہ چھوئے، سے اسے پر استدلال درست نہیں ہے کیونکہ الا طاہر کا معنی بخاری شریف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث متعین کرتی ہے۔ کہ اس کا معنی ہے مومن کے سواء قرآن کو کوئی نہ چھوئے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج 1

محدث فتویٰ